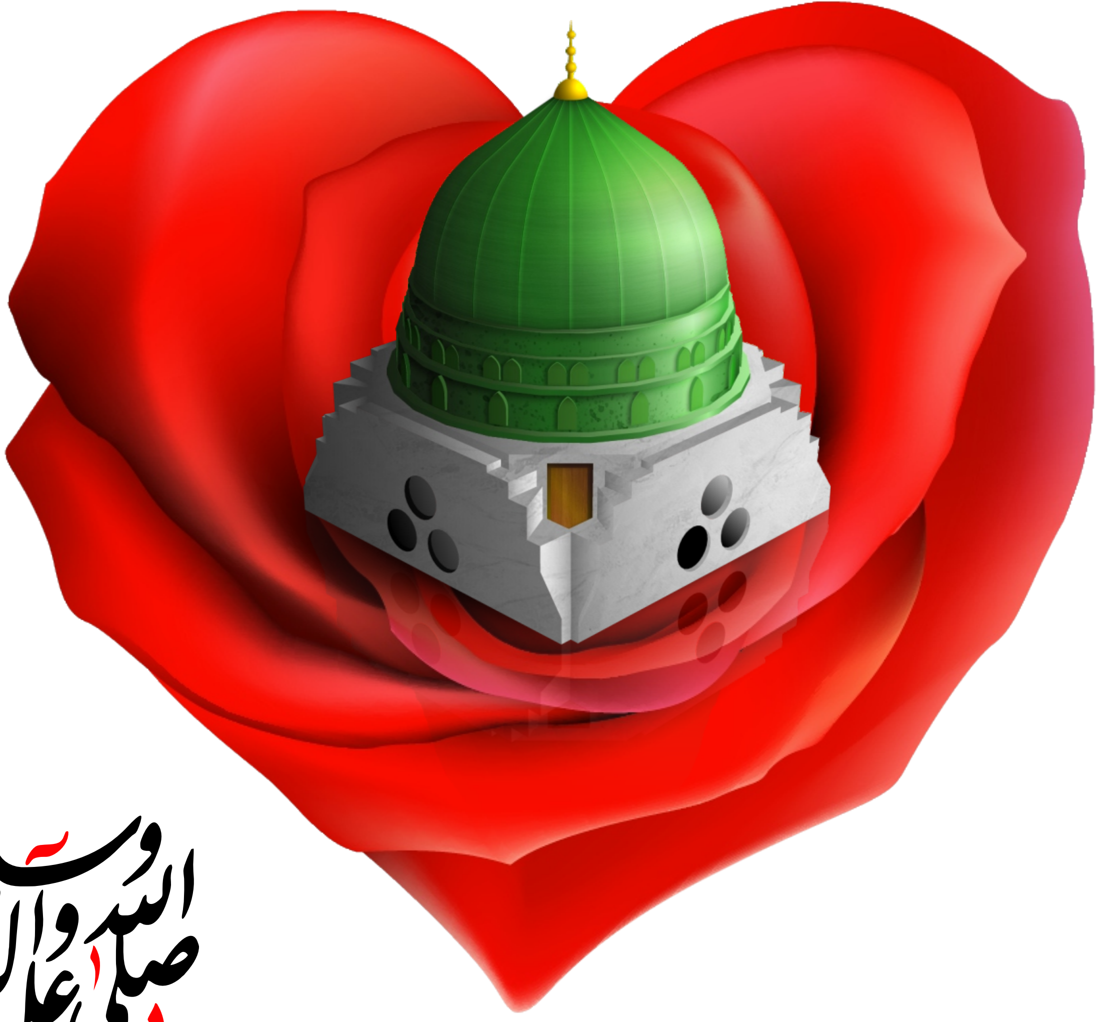


صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

السلام اے دلبرِ، ہر دلبرے

تحریر: سید محمد وجیہ السیما عرفانی رحمتہ اللہ علیہ



عرفانیہ آئی ٹی سنٹر سندر شریف لاہور

السلام اے دلبرِ ، ہر دلبرے

تحریر: سیّد محمد وجیہ السیما عرفانی

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
وز ہر چہ گفتہ ایم و شنیدم و خواندہ ایم
دفتر تما م گشت و بہ پایاں رسید عمر
ماہم چناں دَر اول و صفِ تو ماندہ ایم

ختمِ رُسولاں، مقتدائے پیغمبراں، سیّد لولاک ''لما خلقت الافلاک'' محورِ حیات، مرجع درود، مرکزِ تسلیمات، سیّد الرُسل، مولائے تکوین، آقائے کونین، مصطفیٰ و مجتبیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

ان کا نام حرفِ حق، ان کی یاد آوازۂ ازل، ان کا ذکر تحریرِ نور، ان کی رسالت تکمیل دین، ان کی تعلیم تصدیق خدا، ان کی بارگاہ سراپائے رحمت، ان کی ذات حاصلِ وجود، ان کی صفات عنوانِ جمال، خوبیوں کے تمام تر تصورات منتہا تک پہنچے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات دِکھائی دی، اچھائیوں کے سبھی پیکر تمام ہوئے، تو وہ حضور کا مقامِ بلند تھا، کمالات بس ہو گئے تو اُن کے انوار کی فضا سامنے آئی۔

وہ خالقِ کائنات کی محبوبیتِ تمام، وہ مخلوق کے لیے ہدایتِ کامل، ازل اُن کا ہستی کا آغاز، اَبد ان کی جستجو کا اختتام۔

اخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

(المائدہ 5: آیت 3)

اے کائنات کے رہنے والو! آج میں نے اپنے حبیب کو تم میں رسول بنا کے بھیجا، تو تمہارے لیے طرزِ حیات کو مکمل کیا، آج میں نے اُنھیں رحمتِ تمام بنا کے بھیجا جو میرے محبوب مطلق ہیں، تو اپنی ہمہ گیر نعمت تم پر تمام کر دی، یہ پیکرِ رسالت تمہارا دین اور یہ سراپا کرم تمہارے لیے نعمتِ حق ہیں۔

آج ہی تو خالقِ کائنات نے یوں ندا کی ہے۔

''السلام علیک ایھا النبی ورحمتہ اللّٰہ و برکاتہ''

آیۂ کائنات کا معنئ دیریاب تُو،
نکلے تری تلاش میں قافلہ ہائے رنگ و بُو

اے فروغت صبح اعصار و دھور
چشم تو بنیندۂ مافی الصدور

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ﴿۴۵﴾ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا

(الاحزاب 33:45،46)

اے پیارے نبی صلی اللہ علیک وسلم یہ حق بات ہے کہ ہم نے آپ کو جمیع موجودات کی فضاؤں کا شاہد بنا کے بھیجا ہے، ہم نے آپ کو اہلِ خیر کے لیے عطاؤں کا مرجع بنایا ہے۔ ہم نے آپ کو خرابی کا ہر راستہ بند کرنے والا بنایا ہے۔ آپ اللہ کی دی ہوئی قوت کے ساتھ اس تک لانے والے ہیں اور آپ ہی انوارِ مطلق کا وہ چراغ ہیں کہ ہر مُردہ دِل کو آپ ہی سے نُور عطا ہوتا ہے۔

وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا (سباء 34: آیت 28)

اے خاتم النبیین! اے سید المرسلین! اے خلاصۂ موجودات! بیشک ہم نے ہی آپ کو یوں بنا کے بھیجا ہے کہ آپ ساری کائنات کا مرجع وجود، دین کا نقطۂ مرکز اور ہر طلب کا حاصل ہیں، جو آپ تک پہنچا، مقبولیت سے سرفراز ہوا اور جو آپ سے ہٹا، اللہ کی پسند سے دور ہو گیا۔

عجب کیا گر مہ و پرویں مرے نخچیرے ہو جائیں
کہ بر فتراکِ صاحب دولتے بستم سَر خود را
وہ دانائے سُبل ختم الرسل مولائے کُل جس نے
غُبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سَینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

وہ اولین و آخرین کا منتہائے تعلق بھی ٹھہرے اور آخرِ عقیدت بھی، جو کوئی بھی فضائے تقدیس میں آیا، اُنہی کی برکت و رحمت کا عَلَم اُٹھا کے چلا، کسی نے مانگا تو ان کا صدقہ کسی نے پایا تو اُنہی کے دامانِ شہود سے، کسی نے سعادت حاصل کی تو اُنہی کی تکریم کے طفیل، اور کسی کو رتبۂ بلند ملا، تو اُنہی کی شانِ بلند کی خاطر۔

اگر نام محمدؐ را نیا وردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ، نہ نوح از غرق بخینا

نہ ایوب از بلا راحت، نہ یوسفؑ حشمت و شوکت
نہ عیسیٰ آں مسیحا دم، نہ موسیٰؑ آں ید بیضا

یوں کیوں نہ ہوتا، کہ صبحِ ازل کا آوازۂ قدسی یہی تھا کہ ''لولاک لما خلقت الافلاک'' یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ نہ ہوتے تو میں سپہر ہی کو پیدا نہ کرتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ سب سے اولین شے جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا، وہ حضور ہی کا نور ہے۔

چمنستانِ ہست و بود میں یہ ذاتِ رسول اللہ ہی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جس سے دم زندگی کونفوذ ملا، اور کائنات ظہور میں آئی، وہ وجود وحیات کا ماحصل جو ٹھہرے، وہ تخلیقِ حق کا مطلعِ اول جو ہوئے۔

لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ (التین 95: آیت 4)

کسی حسن کی ترتیب اور کس خوبی کی آرائش ہے کہ اس کی صناعی اور مشاقی کا شہکار ذاتِ رسول اللہ ہے۔

اسی جمالِ مطلق کا پرتوِ کرم آشکار ہوا، تو انسانِ اول کی توبہ کو قبولیتِ تامّہ میسر آئی۔

صدائے دردمندی یوں تھی کہ پروردگار! ہم سے اپنے آپ پر زیادتی ہوئی ہے اور اگر تُو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہمارا سراسر نقصان ہے۔

وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ (الاعراف 7: آیت 23)

عرشِ مجید کی لوحِ پیشانی پر ایک تحریر تھی۔

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ (الانبیاء 21: آیت 107)

میرا حبیب تو وہ ہے کہ ہم نے فضائے کون ومکاں کی ہر شے کے لیے انہی کو رحمتِ مطلق بنایا ہے۔

اور ساتھ ہی تقدیر ربانی کا ایک قاعدہ!

وَلَوۡ اَنَّہُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ جَآءُوۡکَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰہَ وَاسۡتَغۡفَرَ لَہُمُ الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیۡمًا (النساء 4: آیت 64)

یعنی کسی سے کوئی بھی لغزش ہو جائے تو اے میرے رحمۃ للعالمین، آپ کی بارگاہ میں آجائے، پھر اللہ سے طلب مغفرت کرے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے لیے طلب مغفرت کریں، لازماً اللہ تعالیٰ اُن کی توبہ قبول فرمائے گا، بلکہ کہیں زیادہ مہر وعنایات عطا کرے گا۔

اس طرح اولین توبہ کی قبولیت میں وہی تجلئ جمال کارفرما ہوئی جس کے مشاہدات ہمیشہ جاری، اور جس کی برہان ہمیشہ قائم۔

مرحبا سیّد مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدائت چہ عجب خوش لقبی
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بو العجبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی

انسانی عقل وہوش اپنے سے راستے تلاش کرتی رہی، اور بھٹکتی رہی ہے۔ تہذیبیں نئے رنگ اختیار کرتی رہیں۔ اور خرابیوں کو جنم دیتی رہیں محض دانش ہر دَور میں نئے روپ میں آتی رہی۔۔ اور ناکام ہوتی رہی۔

اور ربِ قدوس جلّ شانہٗ ہر دور میں انبیاء بھیجتا رہا، نبی، پیغمبر رسول، اللہ کے سچے اور پاک بندے مقبول اور بلند تر شخصیتیں، اہل کائنات کے رہنما، علم و دانش میں بلند تر، خوبیوں کے مینارِ بلند، تعلیم و تربیت کے عظیم مدرس۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيۡنَ وَ مُنۡذِرِيۡنَ ۖ وَ اَنۡزَلَ مَعَهُمُ الۡكِتٰبَ (البقرۃ 2: آیت 213)

اللہ تعالیٰ نے پیغمبر بھیجے، اپنی اُمتوں کے لیے سراپا شفقت، تعلیم ربانی پر عمل کرنے والوں کو دونوں جہان میں سرفرازی کی نوید دینے والے اور احکام الٰہی سے سرتابی کرنے والوں کو برے انجام سے آگاہ کرنے والے، ان پیغمبروں کو کتابیں بھی عطا فرمائی گئیں۔

تاہم ایک اس ذات کی آمد کا انتظار سب کو تھا جس کے دستِ رحمت سے قدرت کے جمال لَم یزل کا نقاب اُٹھنا تھا، اور دانش و عمل کی خرابیوں کی بساط اُلٹنا تھی، وہ ایک ذات، جو رسولوں کے امام پیغمبروں کے پیشوا، انبیاء کے سردار ہیں، اور کتابِ ازل کی تحریر ہر نبوت کی نگاہ میں تھی۔

يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلُنَا يُبَيِّنُ لَـكُمۡ كَثِيۡرًا مِّمَّا كُنۡتُمۡ تُخۡفُوۡنَ مِنَ الۡكِتٰبِ وَيَعۡفُوۡا عَنۡ كَثِيۡرٍ ؕ قَدۡ جَآءَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيۡنٌ (المائدہ 5: آیت 15)

لوگو! ہمارا وہ رسول، جو ہماری نگاہ کا مرکز، ہماری تخلیق کا خلاصہ، اور نسخۂ تکوین کا دیباچہ ہے، وہ تمہارے ہاں آیا ہے، تم کتاب الٰہی سے جو کچھ چھپاتے ہو، سب کچھ تمہارے سامنے کھولنے والا ہے کہ اس کی نگاہ تجلیٔ حق کی امین ہے، وہ بہت کچھ معاف کرنے والا ہے کہ اس کی رحمتِ کمال کے دونوں ہاتھوں میں نعمتِ الٰہی کے خزینے ہیں۔ وہ تمہارے ہاں آیا، اللہ کے ہاں سے آیا، وہ نور سراپا بن کے آیا وہ کتاب حق کی شرح بیدار بن کے آیا۔

ساعت ذکر پاک رسول آ گئی
سارے عالم پہ اِک کیف چھانے لگا

عالم انسانیت کا ہر دور اس ذات کریم کا منتظر کیوں نہ ہوتا، فطرت ان کی آمد کے لیے چشم براہ کیوں نہ رہتی، سبھی پیغمبر اُن کے آ جانے کے تمنائی کیوں نہ ہوتے، ہر نبی کا مقصودِ عمل اقلیم رسالت کے اس تنہا تاجدار کی ہم نشینی کیوں نہ ہوتی، کہ صبحِ ازل میں سارے انبیائے کرام علیہم السلام سے حق تعالیٰ جلّ شانہٗ نے خود ایک عہد لیا تھا ایک پختہ عہد، ایک ناقابل ترمیم وعدہ ایک ناقابل تنسیخ میثاق۔

وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِيۡثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيۡتُكُمۡ مِّنۡ كِتٰبٍ وَّحِكۡمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمۡ لَتُؤۡمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَـنۡصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقۡرَرۡتُمۡ وَاَخَذۡتُمۡ عَلٰى ذٰلِكُمۡ اِصۡرِىۡ ؕ قَالُوۡۤا اَقۡرَرۡنَا ؕ قَالَ فَاشۡهَدُوۡا وَاَنَا مَعَكُمۡ مِّنَ الشّٰهِدِيۡنَ (اٰل عمران 3: آیت 81)

سورۂ آلِ عمران میں ارشاد فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ساعت لازمان میں سارے انبیاء کرام علیہم السلام سے یہ پختہ عہد لیا، کہ جب بھی میں تمہیں کتاب و حکمت دے کر جہانِ آباد میں بھیجوں تم اپنی نبوت کے منصب پر پوری طرح متصرف ہو، تو عین اسی عالم میں میرا وہ رسول آ جائے، جو میرے حبیب مطلق بھی ہیں، اور سرورِ کائنات بھی تو تمہیں اپنا منصب بلند چھوڑ کر لازماً ان کا اُمتی بننا ہوگا، ان پر ایمان

لانا ہوگا اور ان کا ساتھ دینا ہوگا۔ پھر فرمایا، اے سچے پیغمبرو! یہ بہت بڑا کام ہے اور بہت ہی بڑی بات ہے کیا تم پھر یہ عہد کرتے ہو کہ ایسے ہی کرو گے؟ سبھی انبیاء نے کہا، الٰہی ہم اقرار کرتے ہیں، ہم ان کے لیے اپنی نبوت و رسالت چھوڑ دیں گے، ہم اپنے منصب سے ہٹ جائیں گے، اور اپنی مساعیٔ خیر کے سارے نتائج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحویل میں دے کر انہی کے متبع بن جائیں گے، حق تعالیٰ جلّ شانہٗ نے فرمایا، تم سبھی شاہد رہنا، اور جمال ازل و ابد کے اس پیکر کے مشاہدۂ کمال میں خود میں بھی تمہارے ساتھ کا تماشائی رہوں گا۔

سوایک آدم و نوح ہی کی بات نہیں، علیہما السلام، سبھی انبیاء ہر دور میں، ہر زمانے میں اور ہر عالم میں ان کے تماشائے جمال کے شیدائی اور ان کی تجلیٔ انوار کے متمنی رہے، وہ حاصل تکوین جو ہوئے، عالم اَرواح تھا، یا قضائے لامکاں، کیفِ شہود کی منزل تھی، یا نگاہِ باطن کی جلوہ گاہ۔۔ ایک ہی صدائے ابدی از کراں تا بکراں بساطِ تکوین کا عنوانِ حیات تھی۔

''صلی اللّٰہ علیک یا رسول اللّٰہ وسلم علیک یا حبیب اللّٰہ''

وہ کونین کے نبی، وہ غیاب و شہود کے رسول، وہ خدا اور خدائی کی محبوبیتِ تمام، وہ دو جہاں کے مقصودِ طلب، وہ رازِ کن فکاں کا معنیٔ ظاہر، وہ حیات و وجود کا اصلِ شہود۔

ان کی گویائی حرفِ حق۔

وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی (النجم 53: آیت 3،4)

ان کی تابشِ نظر جاں نواز و کرم افزا، دِل رُبا، جہاں افروز، کونین کو محیط اور مرکزِ تقدیس۔

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰی (النجم 53: آیت 17)

ان کی قامتِ جمال اللہ جلّ شانہٗ کا مرکزِ نگاہ۔

الَّذِیْ یَرٰىکَ حِیْنَ تَقُوْمُ (الشعراء 26: آیت 218)

ان کا تصرف رحمت ہر سجدے کا مدارِ تقویم۔

وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ (الشعراء 26: آیت 219)

ان کے روئے زیبا کی تجلیات خلاقِ عالم جل مجدہٗ کا سرمایۂ ناز۔

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ (البقرۃ 2: آیت 144)

اللہ جلّ شانہٗ کے علم، ان کی تقدیر اور اس کی تخلیق میں وہی جانِ جاں، وہی جانانِ جاں اور وہی جانِ جاناں!

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ (الحجر 15: آیت 72)

سید و سرور محمدؐ نورِ جاں

مہ ترو بہہ تر شفیع مجرماں

مہِ ترین و بہہ ترینِ انبیا

جز محمد نیست درارض و سما

ہنگامۂ ہست و بود ہمیشہ گرم رہا۔

کلدانیوں کی تہذیب، بابلیوں کا معاشرہ پومپی آئی کی تعمیرات، ہڑپہ کی نقش گری، بخت نصر کے قواعد، سبا کی قوتیں، نمرود کی شوکتیں ،فرعون کے غرور۔۔۔ یہ کائنات دیکھتی گئی، فطرت انہیں مٹاتی رہی، قدرت ان کی خامکاریوں پر خندہ زن رہی۔ انسانیت پر کرم ہوتا رہا، پیغمبر آتے رہے، کتابیں نازل ہوتی رہیں۔۔۔ اس بشیر کے صدقے جسے اپنی کملی میں کونین کی نعمتیں لیے آنا تھا۔۔۔ اس نذیر کے طفیل جس کے نقش پا کی زیبائشوں میں خیر اُمت کی تشکیل ہونی تھی۔۔۔ اسی کا نورِ نبوت ہر نبی کی جبینِ سعادت میں، اسی کا پرتوِ رسالت ہر پیغمبر کی صدائے حق میں، اسی کی جاہِ جمال اور اسی کی شعاعِ جلال ہر والیٔ اُمت کے اندازِ تعلیم میں! ان کی یاد ہر ایک کے دل میں رہی کہ میثاق ان کے لیے تھا۔ ان کے نام ہر ایک کا وِرد رہا، کہ عہد اسی کے لیے تھا، ان کی طلب، ہر کاوش کا حاصل رہی کہ وہی معنیٔ حق تھے۔

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ (محمد 47: آیت 2)

آدم ثانی حضرت نوحؑ کی کشتی ایک ہمہ گیر طوفان سے نکلتی ہے، روحِ رسول اللہ اور جانِ سید الانبیاء کی تنویراتِ رحمت کی قدسی تجلیات کے صدقے، ابوالانبیاء حضرت ابراہیم جلوہ فرما ہوتے ہیں، نورِ محمد ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کارفرما ہوتا ہے۔ بُت ٹوٹتے ہیں، صنم خانے ویران ہوتے ہیں، قوتِ حق آشکار ہوتی ہے، دینِ اسلام غالب آتا ہے، ایک جمالِ جہاں تاب ہے کہ کیفِ مزاج بنے ساتھ رہتا ہے۔

رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰى (البقرۃ 2: آیت 260)

کے عالم میں نیست سے ہست کا مشاہدہ ہوتا ہے کعبۃ اللہ کی تعمیر ہوتی ہے، معصوم بچے اور عفیفہ شریکِ زندگی کو بے آب وگیاہ ویرانے میں چھوڑتے ہیں، لیکن۔۔۔ نگاہِ خلیل اس ویرانے کو آباد، اس کعبہ کو سجدہ گاہِ خلائق اور اس فضا کو اس ذاتِ جمال کا مرکزِ تجلی دیکھ رہی ہے۔

جن کا نام ہے محمدؐ، جن سے دو جگ ہے اُجیارا

ساعتِ قبول میں، مقامِ قبول پر دستِ قبولیت، بارگاہِ قبول میں اٹھتا ہے۔

رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ یُزَكِّیْهِمْ
(البقرۃ 2: آیت 129)

اے اللہ! میری ساری کاہشِ جاں اور تمام تر کاوشِ تعمیل کو قبول فرما اور اس کا ایک صلہ مرحمت فرما۔ وہ جنہیں تو بھیجنے والا ہے اسی کعبہ کے گرد رہنے والوں میں انہیں بھیجنا، وہ رسول اولین و آخرین، وہ نبیوں کے نبی، وہ پیغمبروں کے امام، وہ کائنات کے مقتدا۔

وہ مصطفیٰ وہ محمدؐ وہ منتہائے نظر

وہ دل وہ دین وہ دنیا وہ کیف وہ ایماں

تعمیر کعبہ کا صلہ مانگ لیا گیا، دعائے خلیل قبول ہوئی، تو شکرِ حق کا کیف طوافِ کعبہ کا رنگ اختیار کر گیا۔

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا (البقرۃ 2: آیت 126)

الٰہی، اس بستی کو ہمیشہ امن میں رکھیو، کہ یہاں رسول آمین کو آنا ہے، اس حاصلِ ایمان کی ذات پر درود و سلام کہ وہی تخلیق ازل کی امانتِ ابدی ہے، ہمیشہ کا اَبان اس کی اُمتِ مامون کے لیے زیبا ہے۔

ارشاد ربانی ہوا!

اَنۡ طَهِّرَا بَيۡتِىَ لِلطَّآٮِٕفِيۡنَ وَالۡعٰكِفِيۡنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوۡدِ (البقرۃ2: آیت125)

اے خلیل و ذبیح! اے ابراہیم و اسماعیل! میرے گھر کو پاک اور پاکیزہ گر بنا دو، طواف کرنے والوں، عبادت میں مشغول ہونے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے۔ اور نگاہِ خلیل دیکھ رہی تھی کہ آوازۂ حق کے لیے سطرِ عنوان ایک صفِ انوار ہے کہ منبعِ انوار، اور مشہدِ تجلّی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم موجود ہیں اور یہ صدیقؓ و علیؓ، یہ عمرؓ و عثمانؓ، یہ بوذرؓ و سلمانؓ یہ ابوہریرہؓ و سعدؓ، اور ان کے سبھی ساتھی طواف و اعتکاف اور رکوع و سجود میں مصروف ہیں اور ان کی کیفیات کے بیان میں روح القدس، وحیِ حق کی آواز دے رہا ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ‌ؕ وَالَّذِيۡنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الۡكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيۡنَهُمۡ‌ تَرٰٮهُمۡ رُكَّعًا سُجَّدًا
(الفتح48: آیت29)

کائنات کی تاریخ ورق اُلٹتی رہی، تہذیبیں اُٹھتی ہیں، اور بٹتی ہیں، معاشرے بگڑتے رہے، اور سمٹتے رہے، فرعون نمودار ہوئے، مخلوق، جدا ہونے کی مدعی بننے لگی، پھر عزم گاہِ قدرت سے کلیم کی جہاں داری کا دور آتا ہے، فرعون علم و حکمت کا داعی، منطق و دانش کا سربراہ حجت اقتدار کے زیر فرماں۔۔۔۔ فطرتِ حق کا خندہ زن ہوئی، قدرت کا جلال پھر نمودار ہوا۔

سپاہ تازہ برانگیزم از ولایت عشق
کہ در حرم خطرے از بغاوت خرد است

کلیم اللہ حضرت موسیٰ ایک اس تجلّی کے منتظر ہیں جس کا ایک لپکا غارت گرِ دانش و حجت ہے اور جس کا ایک کوندا فرعون کے جبروت کے لیے پیغام فنا ہے۔

وَنَادَيۡنٰهُ مِنۡ جَانِبِ الطُّوۡرِ الۡاَيۡمَنِ وَقَرَّبۡنٰهُ نَجِيًّا (مریم19: آیت52)

ہم نے طور کی وادیٔ سینا کے ایک جانب سے انہیں آواز کیا دی، کہ مقامِ قُرب کے سارے پردے ہٹا دیے۔ وادیٔ ایمن میں حضرت موسیٰؑ کو نبوت ملی، رسالت کا منصب عطا ہوا، تورات مرحمت ہوئی، اندازِ ربوبیت کے جلوے سامنے آئے، ایک اُمت کی تشکیل کے لیے اسلوب دیا گیا، وہ عصائے کلیمی عطا ہوئی کہ اس کی ضرب سے پتھر پانی اور پانی پتھر ہونے لگے، اس آشکارا قوتِ حق سے شناسائی ہوئی، جس کی حقیقت کبریٰ وہ اصلِ مشہود ہیں وہ مدارِ جمال کبریا ہیں کہ جس کو جو ملا انہی کے صدقے ملا!

حق جلّ شانہٗ نے ارشاد فرمایا!

اے ہمارے نبی الرحمت، اے خاتم الرُسل، اے سیّد الانبیاء،

وَمَا كُنۡتَ بِجَانِبِ الۡغَرۡبِىِّ اِذۡ قَضَيۡنَاۤ اِلٰى مُوۡسَى الۡاَمۡرَ وَمَا كُنۡتَ مِنَ الشّٰهِدِيۡنَ ۝ وَلٰـكِنَّاۤ اَنۡشَاۡنَا قُرُوۡنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيۡهِمُ الۡعُمُرُ‌ۚ وَمَا كُنۡتَ ثَاوِيًا فِىۡۤ اَهۡلِ مَدۡيَنَ تَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰـكِنَّا كُنَّا

مُرْسِلِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَیْنَا وَ لٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ
(القصص28:44تا46)

یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم جب ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اندازِ کار عطا فرمایا تو آپ وہیں تھے اور شاہد تھے، کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ ہی زمانوں کے فاصلے پھیلانے والا ہے اہلِ مدین میں بھی آپ ہی آیاتِ حق پیش کرنے والے تھے کیونکہ بھیجنے والے تو ہم تھے اور ہماری ندا کے وقت طور کے ایک جانب آپ ہی تو تھے کیونکہ آپ ہی اپنے پروردگار کی رحمت تمام ہیں۔ پھر حضرت موسیٰ کی زبان پر اسی سیّد الانبیا کے حضور، اسی ہجومِ میثاق کے دولہا کی بارگاہیں درود وسلام کے زمزمے بلند ہوتے رہے۔

''الصلوٰۃ و السلام علیک یا نبی المرسلین''

اے زمیں از بار گاہت ارجمند
آسماں از گو شۂ بامت بلند
شش جہت روشن زتاب روئے تو
ترک و تاجیک و عرب ہندوئے تُو
طُور موجے از غبارِ خانہ اش
کعبہ رابیت الحرم کا شانہ اش
در دِل مسلم مقام مصطفی ست
آبروئے مازنام مصطفی ست

اسلوبِ حیات کی تحریریں پھر بدلتی رہیں، اندازِ زیست کے معیار پھر دگرگوں ہوتے رہے، انبیاء تعلیمِ حق کو پھر اُجاگر کرتے رہے، پھر وہ آئے جن سے مردے زندہ ہوئے، جن کے لبِ نبوت سے بے جان اشیاء میں جان آگئی۔

حضرت عیسیٰؑ روح اللہ، وہ سراپائے اعجاز، وہ حاملِ انجیل، وہ حرفِ حق کا نطقِ مکرر، اس پیغمبرِ برحق کی آواز بلند ہوئی! لوگو! مجھے اللہ نے نبوت دی ہے، رسول بنایا ہے میں اذنِ الٰہی سے بیماروں کو تندرست کرتا ہوں، میں قوتِ ربانی سے مردوں کو زندہ کرتا ہوں، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ کیا کھاتے ہو اور کیا کچھ گھروں میں رکھتے ہو، یہ میرے پروردگار کی عطائیں ہیں، ہاں مجھے ناز اس بات پر ہے کہ

وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ (الصّف61: آیت6)

مجھے یہ شرف ملا ہے، کہ تمہیں یہ بشارت دے دوں کہ میرے بعد وہ آئیں گے جو آنے والے ہیں، وہ جو عنوانِ ازل ہیں وہ جو تحمیدِ اَبد ہیں وہ جو جانِ امکان ہیں، جو مدعائے ظہور ہیں، وہ جو آیۂ رحمت ہیں، وہ جن کی خاطر بساطِ امکان بچھی، وہ جن کے لیے ہنگامۂ ہست نمودار ہوا، وہ صبح وجود کے نیر تاباں، وہ کتاب زیست کا حرف معنی، وہ عنوانِ ظہور کا حاصل ومفہوم!

صلی اللّٰہ علیک یارسول اللّٰہ ، وسلم علیک یا حبیب اللّٰہ

عرشِ مجید پر کچھ نئی زیبائشیں ہیں شہپر روح القدس نئے تاب وتواں سے شناسا ہے بساطِ کائنات میں نئی تزئین ہے، آسمان وزمیں

ایک نئی روح کے ہمدم ہیں، وہ آنے والے ہیں جنہیں آنا ہے وہ آرہے ہیں جن کے جلَو میں انوار کے قافلے ہیں وہ تشریف فرما ہونے والے ہیں جن کے لیے محفلِ کن فیکون سجائی گئی، فرشتے ان کے پیش آہنگ، تجلیات ان کے پائے بوس، عرش وفرش کے ان کے دورد سے لبریز، مکان ولامکان ان کی مدح وثنا کے زمزمہ خواں، وہ آگئے وہ زندگی کا حاصل، وہ حیات کا عنواں، وہ اصل ظہور، وہ معنئ وجود، وہ جمالِ حق کا پیکر کمال، وہ رحمۃ للعالمین، وہ ختمِ رسولاں، وہ قافلۂ سالارِ پیغمبراں وہ آیۂ کائنات کا معنئ دیر یاب، وہ دعائے خلیل، وہ تجلئ موسیٰؑ وہ بشارتِ عیسیٰ، وہ ملائکہ کا مطاف، وہ وحی کا مہبط، وہ نگاہِ کرم افزا، وہ دستِ جہاں کشا، وہ بےکسوں کے چارہ فرما، وہ تعریف وتوصیف کا منتہا، وہ خالقِ کائنات کے محمودِ مطلق، وہ ضمیر ہست کا نقطۂ پرکار، جن سے خیر وبرکت عطا واحسان نبوت ورسالت، جمال وکمال کا دائرۂ آغاز ہوا، اور اُنہی پر تمام ہوا۔

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى (النجم 53: آیت 9)

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (التوبۃ 9: آیت 128)

خالقِ کائنات نے آواز دی، اے اہلِ کائنات! میں نے تمہیں آسمان وزمین دیے، سورج چاند اور ستارے دیے، تمہیں زندگی عطا کی، تمہارے لیے ہر شے بنائی لیکن کسی شے کا احسان نہیں جتاتا، صرف ایک بات کا احسان مانو کہ میں نے اپنے حبیب کو تم میں بھیج دیا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (الِ عمران 3: آیت 164)

اور میرے حبیب مطلق جب آئے ہیں تو یہیں ہیں، تمہارے سجدوں میں، تمہارے دلوں میں، تمہارے ضمیر میں، تمہارے ایمان میں!

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ (الحجرات 49: آیت 7)

اس حقیقت کو سمجھو کہ رسول اللہ تو تم میں موجود ہیں، تم رسول اللہ کی ذات کو جانو، انہیں پہچانو، دیکھو کہ وہ کیا ہیں ایمان کا حاصل عرفانِ رسول ہی ہے!

اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ (المومنون 23: آیت 69)

یہ اقلیم عظمت کے وہی تاجدار ہیں کہ عرشِ حق نے اپنی جبین اُنہی کے اسمِ عالی سے سجائی ہے محمد رسول اللہ، فرشتے ان کے سلامی، ارواح اُن کی بارگاہ میں مصروف طواف، آدم کی زبان ان کا صدقہ مانگنے والی، کشتئ نوح ان کا سنبھالا چاہنے والی، آتش نمرودان کی رحمت کی ٹھنڈک سے سرد، تجلئ طوران کے جمال سے فروزاں، دم عیسیٰ ان کی توجہِ عنایات کی تنویر، وہ رحمۃ للعالمین کیا ہوئے کہ حق تعالیٰ نے اپنی جان پر اُنہی کو لکھ رکھا ہے۔

كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ (الانعام 6: آیت 12)

تورات میں اُن کی ثنا، انجیل میں ان کی توصیف، صحائفِ ربانی میں ان کی تعریف، وہ نبیوں کے نبی، وہ رسولوں کے رسول۔

اَلَّذِیۡنَ یَتَّبِعُوۡنَ الرَّسُوۡلَ النَّبِیَّ الۡاُمِّیَّ الَّذِیۡ یَجِدُوۡنَهٗ مَکۡتُوۡبًا عِنۡدَهُمۡ فِی التَّوۡرٰىةِ وَ الۡاِنۡجِیۡلِ ۫ یَاۡمُرُهُمۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ یَنۡهٰهُمۡ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَ یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیۡهِمُ الۡخَبٰٓئِثَ وَ یَضَعُ عَنۡهُمۡ اِصۡرَهُمۡ وَ الۡاَغۡلٰلَ الَّتِیۡ کَانَتۡ عَلَیۡهِمۡ ؕ فَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِهٖ وَ عَزَّرُوۡهُ وَ نَصَرُوۡهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوۡرَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ (الاعراف 7: آیت 157)

وہ جو ہر خیر کا دروازہ کھولنے والے ہیں، وہ جو کائنات کو ہر خرابی سے روکنے والے ہیں، ہر اچھائی عام کرنے والے، ہر بری بات کو حرام کرنے والے، دِلوں کے بوجھ ہٹا دینے والے، بندشوں کو توڑ دینے والے، یاد رکھو! کونین میں وہی بامراد ہیں، جنھوں نے حضور کو حاصلِ ایمان جانا، ان کی تکریم پیشِ نظر رکھی، ان کے ساتھ بنے اور ان کے ساتھ آنے والے نورِ مطلق کی اتباع میں چلے۔ یہی حق تعالیٰ کا وظیفۂ ازل، یہی اللہ جلّ شانہٗ کی پسند، یہی اس کی بارگاہِ صمدیت کی مقبولیت ہے کہ ان کے آستانِ جہاں کشا پر حاضر رہو، زبانیں مصروفِ دُعا، نگاہیں آرزومندِ کرم اور دل ہمہ تن تسلیم۔

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡهِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا
(الاحزاب 33: آیت 56)

وجاھک یا رسول اللہ جاہ

رفیع ما لرفعتہ انتہاء

اے رسولِ برحق، اے نبی الامین! جب تک کائنات موجود ہے تیری ذات پہ درود، تیرے جمال کو سلام۔

صلی اللّٰہ علیک یارسول اللّٰہ ، وسلم علیک یا حبیب اللّٰہ !

نومبر 1992